



سرکاری رپورٹ (مباحثات)

بائیسواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقد ہ 13 دسمبر 2010ء بر طبق 6 محرم الحرام 1432ھ/ ہجری بروز سوموار۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	رخصت کی درخواستیں۔	04
3	قرارداد نمبر 65 منجائب بست لال گلشن۔	04
4	مشترکہ قرارداد نمبر 66۔	05

ایوان کے عہدیدار

اپیکر----- میر محمد اسلام بھوتانی
ڈپٹی اپیکر----- سید مطعی اللہ آغا

ایوان کے افسران

جناب محمد خان مینگل----- سیکرٹری اسمبلی
جناب محمد اعظم داوی----- ایڈیشنل سیکرٹری (قانون سازی)
جناب مقبول احمد شاہواني----- چیف رپورٹر



بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 13 دسمبر 2010ء بہ طابق 6 محر الحرام 1432 ہجری بروز سوموار بوقت صبح 11 بجکر 45 منٹ پر زیر صدارت جناب محمد اسلم بھوتانی، اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کونسل میں منعقد ہوا۔
جناب اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آ خوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا ص وَإِذْ كُرُوا نَعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَالَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَاصْبِحُتُمْ بِنِعْمَتِهِ أَخْوَانًا ح وَكُنْتُمْ عَلَى شَفَافٍ حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَانْقَذَكُمْ مِنْهَا ط كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْيَهِ لَعْنَكُمْ تَهْنَدُونَ ه وَتَكُنُ مِنْكُمْ أَمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمُعْرُوفِ وَيَنْهَا عَنِ الْمُنْكَرِ ط وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ه وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاحْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتِ ط لا وَأُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ه

﴿ پارہ نمبر ۲ سورۃ ال عمران آیت نمبر ۳۰۵ اتا ۱۰۵ ﴾

ترجمہ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - اور مضبوط کپڑا و رسمی اللہ کی سب ملکرا اور پھوٹ نہ ڈالو۔ اور یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر جگہ تھام آپس میں دشمن۔ پھر الفت دی تمہارے دلوں میں اب ہو گئے اسکے فضل سے بھائی۔ اور تم تھے کنارے پر ایک آگ کے گڑھے کے۔ پھر تم کو اس سے نجات دی۔ اسی طرح کھولتا ہے اللہ تم پر آیتیں تاکہ تم راہ پاؤ۔ اور چاہیے کہ رہے ہم میں ایک جماعت ایسی جو بلاتی رہی نیک کام کی طرف اور حکم کرتی رہے اچھے کاموں کا اور منع کرے بُرائی سے۔ اور وہی پہنچے اپنی مراد کو۔ اور ملت ہوا کئی طرح جو متفرق ہو گئے اور اختلاف کرنے لگے بعد اسکے کہ پہنچ چکے انکو حکم ساتھ اور انکو بڑا عذاب ہے۔ وَمَا عَلِمْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ -

جناب اپیکر: لَسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ وقفہ سوالات۔ شیخ جعفر مندوخیل صاحب اپنا سوال پکاریں۔ شیخ جعفر خان مندوخیل صاحب نہیں ہیں۔ اور مکملہ ایں اینڈ جی اے ڈی نے بڑی محنت سے تفصیلی جوابات دیتے ہیں۔ مکملوں کا وقت ضائع ہوتا ہے، وزیر صاحبان کا، اگر معزز زار اکین آئندہ مہربانی کر کے جو سوالات کے دن حاضر ہوا کریں۔ جی قائد ایوان۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی (قائد ایوان): جو معزز رکن اسی میں سوالات کریں اور وہ اُس دن سوالات کے جوابات سننے کیلئے نہیں آئیں تو اُس پر انگریزی میں کہتے ہیں کہ ”ڈنڈ“ رکھا جائے۔ (ڈیک بجائے گئے)

جناب اپیکر: ٹھیک ہے جی۔ مجھے وقت لگا کے بڑی تفصیلی جوابات دیتے ہیں۔ اور بہرحال۔ گزارش یہی ہے کہ ارکین سے کہ وہ موجود ہیں۔ ایں اینڈ جی اے ڈی کے سوالات stand disposed 215, 216, 224۔ off. وقفہ سوالات ختم۔ سیکرٹری اسی میں رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب محمد خان مینگل (سیکرٹری اسی میں): محترمہ بگم پروین مگسی صاحب، جمل مگسی جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔ محترم حاجی میر علی مد جنک، سابق وزیر ضروری کام کی وجہ سے آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے پونکہ موصوف کوئئے سے باہر ہیں۔ میر محمد صادق عمرانی صاحب فاتح خوانی کی غرض سے 13 دسمبر کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔ میر عبدالرحمن مینگل صاحب، مینگل کے سلسلے میں کوئئے سے باہر جانے کی وجہ سے 13 دسمبر 2010ء کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔ محترم وزیر تعلیم صاحب نے اہم مینگل کی غرض سے 13 دسمبر 2010ء کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔ محترم محمد یوسف ملازی صاحب بھی کام کی وجہ سے آج کی اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔ محترم محمد اسماعیل گجر صاحب نے ذاتی کام کی وجہ سے 13 دسمبر 2010ء کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔ میر ظفر اللہ ذہری صاحب وزیر نے کوئئے سے باہر جانے کی وجہ سے، فاتح کی غرض سے آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔ میر امام اللہ نو تیزی صاحب، وزیر، کراچی جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب اپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟ رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں۔ بست لال گلشن اپنی قرارداد نمبر 65 پیش کریں۔

انجینئر بست لال گلشن (وزیر اقتصادی امور): شکریہ جناب اپیکر! میں صوبائی وزیر برائے انسانی حقوق قرارداد نمبر 65 پیش کرتا ہوں۔ قرارداد یہ ہے کہ یہ ایوان اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین 1973ء کے آرٹیکل 144 کی ضمن (1) کے تحت پارلیمنٹ کو بینظیر بھٹو شہید فنڈ برائے حقوق انسانی کے قیام کی قانون سازی کا اختیار دیتا ہے۔ تاکہ وزیر اعظم پاکستان کے 20 دسمبر 2008ء کو بینظیر بھٹو شہید فنڈ برائے حقوق انسانی کے قیام کے اعلان پر عملدرآمد کے ساتھ ساتھ اس منصوبہ

کیلئے ابتدائی طور پر دس ملین مختص رقم سے اس منصوبہ کا آغاز ممکن ہو سکے۔

جناب اسپیکر: قرارداد نمبر 65 پیش ہوئی۔ محرك اس پر کچھ بات کریں۔ اور ایوان کو سمجھانے کی بھی کوشش کریں کہ اسکو پیش کرنے کا مقصد کیا ہے۔

وزیر اقیقتی امور: جناب اسپیکر! یہ جو قرارداد میں نے پیش کی ہے یہ انسانی حقوق کے حوالے سے ہے۔ انسانی حقوق کا subject کسی تعریف کا محتاج نہیں ہے۔ ہمارے عوام اور خاص طور پر ہمارے جو Legislative Memberan یہاں اسمبلی میں بیٹھے ہیں اس موضوع سے اور اسکی اہمیت سے بخوبی واقف ہیں کہ انسانی حقوق کسی معاشرے کے عوام کو دیے بغیر بنیادی حقوق اور انسانی حقوق دیے بغیر ایک اچھے معاشرے کا قیام ممکن نہیں ہے۔ اس subject کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے 1996ء میں پاکستان میں انسانی حقوق کا ایک محکمہ قائم ہوا اور کچھ مکملہ کو 2008ء میں اسکو باقاعدہ ایک منسٹری کی شکل دی گئی۔ تو اس subject کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے وزیر اعظم صاحب نے مسترد مبے نظر بھجو شہید فنڈ کا ایک اعلان کیا ہے۔ لہذا کیونکہ یہ subject ہماری قانون سازی کی لست میں شامل نہیں ہے۔ اور نہ ہی کرنٹ لست میں اسکا کوئی تذکرہ ملتا ہے۔ لہذا جب تک کم از کم دو اسمبلیاں اس قرارداد کو پاس کر کے ہم نہیں بھیجیں گے تب تک تویی اسمبلی یا قانون ساز ادارے جو ہیں اس پر عملدرآمد نہیں کر سکتے ہیں لہذا اس subject کو اور اسکی قانون سازی کیلئے اس قرارداد کا پاس ہونا انتہائی ضروری ہے۔ میری ایوان سے یہ گزارش ہے کہ اس قرارداد کو منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: قائد ایوان کی اس پر میرے خیال میں رائے لیں۔ جناب وزیر اعلیٰ! اگر متوجہ ہوں۔ بسنت لال صاحب نے قرارداد پیش کی ہے کوئی قانون سازی کے حوالے سے۔ اگر آپکے اس پر کچھ views آجائیں کوئی قانون سازی کس طرح؟

قائد ایوان: جناب اسپیکر! اس قرارداد کو آپ منظور کریں۔ ہم ایک ساتھ بیٹھ کر کے اسکو discuss کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: میرے خیال میں ہم اسکو، پہلے یہ سردار اسلام بننجو اور حمل کلمتی کی قرارداد ہے، اسکو لے لیتے ہیں اسکے بعد سی ایم صاحب اس پر اپنا opinion دیں تو پھر ہم اس پر voting کرتے ہیں جو بھی ہوتا ہے۔ ابھی سردار اسلام بننجو کی یہ قرارداد ہے ہم اسکو take-up کرتے ہیں۔ اور اسکے آپ اس پر discuss کر لیں اپنے Legal آس سے۔ تو پھر اگر آپ اپنادے دیں تو آج ہی اسکو پھر ہم take-up کرتے ہیں۔ قرارداد نمبر 65 کو تھوڑی دریکلیے pending کرتے ہیں۔ اور قرارداد نمبر 66 پر take-up کرتے ہیں۔ اسکے بعد وزیر اعلیٰ کی جو بھی اس پر رائے آجائے۔ سردار محمد اسلام بننجو، میر عبدالرحمٰن مینگل، میر حمل کلمتی، میر ظہور احمد بلیدی اور میر شاہ نواز مری، صوبائی وزراء میں سے کوئی ایک رکن اپنی قرارداد نمبر 66 پیش کریں۔

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آپاٹشی و برقيات): جی میں پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: جی۔

وزیر آپاٹشی و برقيات: قرارداد نمبر 66۔ ہرگاہ کہ 3 نومبر 2010ء کو اسلام آباد میں (CDWP) کا اجلاس منعقد کیا گیا تھا اسکی شامل نہیں کی گئی تھی۔ جس پر احتجاج اور یاری علی بلوچستان نے وزیر خزانہ بلوچستان اور دیگر ممبران کو اجلاس میں شرکت سے منع کیا تھا۔ اوروزیر خزانہ و دیگر ممبران نے اجلاس میں میں شرکت نہیں کی۔ تاہم چند روز بعد بلوچستان اسمبلی کے پارلیمنٹ ارکان نے وزیر علی بلوچستان کی قیادت میں وزیر اعظم صاحب سے ملاقات کی۔ اور انہیں اپنے تحفظات سے آگاہ کیا۔ جس پر وزیر اعظم صاحب نے وعدہ کہا کہ بلوچستان کے اسکیمات کو منظور کرنے کیلئے دسمبر 2010ء میں کوئی نہیں (CDWP) کا اجلاس منعقد کیا جائیگا۔ اب جبکہ ماہ دسمبر ختم ہونے کو ہے مگر تا حال اس اجلاس کو منعقد کرنے کی تاریخ کا اعلان نہیں کیا گیا۔ لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ حسپ وعدہ وزیر اعظم پاکستان ہماری اسکیمات کی منظوری کیلئے اسی ماہ میں اجلاس منعقد کرنے کی تاریخ کا اعلان کیا جائے۔

جناب اسپیکر: قرارداد نمبر 66 پیش ہوئی۔ جی سردار اسلم صاحب آپ اس پر کچھ مزید روشنی ڈالیں؟ پھر اسکے بعد میں اس بارے میں ہم فائلز منظر سے پوچھیں گے۔

وزیر آپاٹشی و برقيات: جناب اسپیکر! CDWP کا اجلاس ہوا تھا اسلام آباد میں جہاں باقی تینوں صوبوں کے اسکی وفد میں شامل تھے۔ لیکن افسوس کہ بلوچستان کا ایک اسکیم بھی CDWP شامل نہیں ہوا تھا۔ ہماری اسکیمات، یہاں سے پی اینڈ ڈی سے ہم لوگوں نے بنائے اسلام آباد بھی ہوئی ہیں وہاں پلانگ ڈویژن میں پڑی ہوئی ہیں۔ تو اس حوالے سے وزیر خزانہ نے اس اجلاس کا بائیکاٹ کیا تھا کہ جی جبکہ بلوچستان کی اسکیمات اسیں شامل نہیں ہیں تو پھر ہم کیوں یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ تو وزیر علی صاحب جب اسلام آباد تشریف لے گئے تو میں بھی انکے ساتھ تھا اور بھی ہمارے چار پانچ وزراء صاحبان ساتھ تھے۔ وزیر اعظم صاحب سے اس حوالے سے ہماری تفصیلی بات ہوئی کہ جی بلوچستان کیلئے آپ مہربانی کر کے CDWP کا ایک اجلاس علیحدہ منعقد کریں۔ کیونکہ آپ لوگوں نے اسی میں ہمیں شامل نہیں کیا تھا۔ تو انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ جی دسمبر کے مہینے میں کوئی نہیں ہم اس اجلاس کو منعقد کریں گے اور آپ کی جو بلوچستان کی جو اسکیمات ہیں وہ وہ especially اس میئنگ میں انکو شامل کریں گے۔ لیکن ابھی دسمبر ختم ہونے والا ہے لیکن انہی تک یہ کچھ بھی نہیں ہوا ہے۔ لہذا اسی حوالے سے ہم نے یہ قرارداد پیش کی ہے۔ مجھے امید ہے کہ وزیر علی صاحب اور آپ جناب اسپیکر صاحب اس حوالے سے مرکز سے رجوع کریں گے تاکہ ہماری جو pending اسکیمات پڑی ہوئی ہیں اسلام آباد میں وہ ان میں شامل کیا جائے۔ مہربانی۔

جناب اسپیکر: جعفر جارج صاحب آپ بات کرنا چاہ رہے ہیں؟ جی جعفر جارج صاحب۔

جناب جعفر جارج: شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔ یہاں یہ جو قرارداد مشترکہ پیش ہوئی ہے ہم اسکی کمک مل جمایت کرتے ہیں۔ لیکن اسکے ساتھ ساتھ جو 09-2008ء کی ہماری CDWP کی منظور شدہ اسکیمات ہیں انکو جو ہے پلانگ کمیشن نے defer کر دیا ہے بلوچستان کی اسکیموں کو کہ ہم نے این ایف سی ایوارڈ جو ہے بلوچستان کو دیا ہے اُسی میں ان اسکیمات کو manage کیا جائے۔ اب میرا یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے کہ on-going اسکیمیں جب ہیں تو انکو کیوں defer کیا جا رہا ہے؟ ہماری جو اسکیمات ہیں انکی جو فنڈز ہیں کیونکہ یہ CDWP سے منظور ہیں۔ تو وہاں سے ہی آنی چاہیے۔ اب بلوچستان کی گورنمنٹ نے پہلے ہی دس ارب جو ہے خسارے کا جٹ پیش کیا ہے۔ لہذا میں تمام ایوان سے گزارش کرتا ہوں کہ جو defer اسکیمیں ہیں انکو بھی on going CDWP میں پڑی ہیں۔ thank you.

جناب اسپیکر: جی مفسٹر سو شل ولیفیر اصغر رند صاحب۔

میر محمد اصغر رند (وزیر سماجی بہبود): شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔ ہمارے پارلیمانی لیڈر صاحبان، پتنہیں کس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ ہمیں قرارداد یا اسمبلی کے ذریعے یادہ ہانی پر یہ مرکز گزشتہ 60 سال سے کچھ نہیں دے رہا ہے۔ تو بار بار قرارداد کے ذریعے میرے خیال میں یہ ایک ناممکن ہے کہ مرکز ہمیں کچھ دے دیں۔ تو وقت آگیا ہے کہ ہمارے پارلیمانی لیڈر اسلام آباد میں کوئی واضح اور سخت stand لے لیں تاکہ ہمیں بھی پتہ چلے کہ ان لوگوں نے کیا stand لے لیا ہے۔ یہ stand میڈیا میں آجائے۔ عوام کو بھی پتہ چلے کہ بار بار صرف ہم اسمبلی میں قرارداد پیش کریں۔ کیونکہ این ایف سی ایوارڈ کے حوالے سے اگر دیکھیں۔ اٹھار ہو یہ ترمیم کے حوالے سے دیکھیں۔ سوئی گیس رائٹی کے حوالے سے دیکھیں۔ بلوچستان پیچ کے حوالے سے ساری یقین دہنیاں ہیں۔ ابھی میرے خیال میں وقت گزر گیا ہے ہم صرف پارلیمانی لیڈر زکی باتوں پر یقین کریں۔ کہ جی ہم صرف قرارداد پیش کریں گے ہم صرف وہاں ڈیماڈ کریں گے۔ میرے خیال میں اب ڈیماڈ کا وقت نہیں ہے۔

شکریہ۔

جناب اسپیکر: شاہنواز مری صاحب۔

میر شاہنواز خان مری (وزیر کھیل و ثقافت): جناب اسپیکر صاحب! بہت بہت مہربانی کہ آپ نے بولنے کا موقع دیا۔ اور یہ قرارداد ہے جو ہماری مشترکہ ہے سردار صاحب اور ہمارے لوگوں کے جنکنام ہیں۔ یہ بہت افسوس کا مقام ہے جی کہ جب بھی بلوچستان کا نام آتا ہے باقی تمام صوبوں کے اسکیمز جو ہیں شامل کی جاتی ہیں ہماری اسکیمز عموماً نکال دیتے جاتے ہیں۔ باقی اسکیموں کی سوا۔ میں صرف آپ کو ایک چھوٹی سی اسکیم اپنے علاقے کا بتاتا ہوں۔ وہ ایک Presidential scheme تھا جی کو ہلو development project۔ اسکیم کوئی روڈ بننا تھا ایک bed hospital 50 بنا تھا۔ ایک کالج بننا تھا۔ اور ایک لڑکیوں کیلئے جی کالج تھا انٹر میڈیسٹ۔ اور ایک گرد ڈائیشن تھا۔ وہ تمام۔ اب جب بھی میں گیا،

میں نے وہاں کوشش کیا تو کہتے ہیں ”جی، ہم تو پہلے ایکنک میں پاس کرنا تھا ایک بھی شامل نہیں ہے۔“ کہتے ہیں کہ ”جی، ہم نے تو وہ دے دیا ہے جی اُسی میں ہم نے پیسے دے دیتے ہے این ایف سی ایوارڈ میں اب آپ جائیں وہاں جا کے جی آپ بات کریں۔ آپ کو پیسے ہم نے دے دیئے آپ ان سے پیسے لیں،“ تو یہ جو میں سمجھتا ہوں کہ یہ انہائی اہمیت کا حامل قرارداد ہے۔ اور جنہوں نے، ہم نے پیش کی ہے اس کیلئے کم از کم دو گھنٹے منقص کی جائیں تاکہ ہم سیر حاصل ایک ایک پاؤ نٹ کو discuss کر سکیں۔ اور تمام اسمبلی والے، ہمارے تمام ممبران بولنا چاہتے ہیں اُسیں۔ تو میں یہ request کروں گا کہ دو گھنٹے اس کیلئے رکھے جائیں۔ Thank you very much۔ جی۔

جناب اسپیکر: نہیں قرارداد پر تو پھر آپ بحث کریں میں دو گھنٹے بیٹھا ہوں آپ بات کریں۔ اب کیونکہ پاؤ نٹ پر آپ جتنی بات کرنا چاہیں۔ آج ہی آپ دو گھنٹے بحث کر لیں۔ کیونکہ قرارداد تو already ہے۔

وزیر کھیل و ثقافت: جی ہمارے وزیر خزانہ صاحب بیٹھ ہوئے ہیں یہاں تھوڑا سماں تادیں کہ پوزیشن کیا ہے جی؟
جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔ جی فانس منستر سے پوچھتے ہیں۔

میر محمد عاصم کردو گیلو (وزیر خزانہ): بہت مہربانی اسپیکر صاحب! ہمارے colleagues سردار محمد اسلم بن بخش، عبدالرحمن مینگل صاحب، میر حمل کلمتی اور میر ظہور احمد بلیدی صاحب نے جو ایک قرارداد نمبر 66 پیش کی ہے یہ بالکل حقیقت پر منی ہے اسپیکر صاحب اس سے پہلے اور اس سے پچھلے سال جو ہماری فیڈرل گورنمنٹ کے پروجیکٹس تھے، جو کچھ رہ گئے تو اسی وجہ سے رہ گئے ہیں کہ CDWP کا میٹنگیں نہیں ہوئیں۔ اور پچھلے سال جو ہمیں allocation کیلئے رکھا گیا تھا پچاس بلین اُسیں سے 29 بلین utilize ہوئے۔ 21 رہ گئے۔ پھر نواب صاحب کی مہربانیوں سے چیف منستر کے ہمراہ ہم گئے، پرائم منستر سے ملے اور انہیں یہ کہا کہ ہمارے جو پیسے laps ہوئے ہیں برہا مہربانی اُسے laps next year کیلئے ہمارے allocation میں رکھیں۔ تو انہوں نے بات مان لی۔ فانس اور پلانگ کو انہوں نے ہدایات جاری کی۔ پھر دوسرے سال ہمارے جو فیڈرل PSDP کے پروجیکٹس تھیں 71 بلین ہوئے۔ اس سے پچھلے بار بھی وہ utilize نہیں ہوئے۔ اُسیں سے 36 بلین utilize ہوئے باقی رہ گئے۔ اُسکی بنیادی وجہ یہ تھی کہ CDWP سے جو اسکیمیں ہمارے بلوچستان کے پاس ہوئے، پھر ایکنک کا اجلاس ایک سال نہیں ہوا۔ ابھی پچھلے ہفتے میں گیا تھا تو ایکنک کا اجلاس تھا۔ اور غالباً ایک سال کے بعد یہ ہوا ہے۔ اُسیں کچھ ہمارے پروجیکٹس بلوچستان کے تھے جو منظور ہوئے ہیں۔ اور جو پروجیکٹس رہ گئے ہیں اُنکی وجہ CDWP سے وہ approve نہیں ہوئی تھیں اُسکی بنیادی وجہ یہ تھی۔ اسپیکر صاحب! میں سمجھتا ہوں کہ گزشتہ تین مہینے سے متواتر نواب صاحب، چیف منستر بلوچستان اپنے کابینہ کے پارلیمانی لیڈرز کے ہمراہ پرائم منستر سے ملے اور President سے بھی ملے۔ میں بھی ساتھ تھا اور انہوں نے یہی اُن سے request کی کہ

CDWP کا اجلاس بلایا جائے۔ Prime Minister نے ہمیں یقین دلایا کہ ”روال مہینے یاد ہمبر میں، میں کوئی آکر CDWP کا خاص بلوچستان پر اسمیں میٹنگ کرتا ہوں اور وہاں ساری اسکیمات منظور کرتا ہوں“۔ مگر پچھلے دفعہ جو اسلام آباد میں انہوں نے میٹنگ بلائی۔ تو وہاں میں گیا تھا اسلام آباد۔ وہاں بلوچستان کے جو اجنبیاً ہمیں ملا CDWP کا، بلوچستان کی اسکیمات اُسمیں نہیں تھے۔ پھر میں نے نواب صاحب سے بات کی۔ نواب صاحب نے ہمیں منع کیا کہ آپ لوگ میٹنگ attend نہ کریں اور اسکا protest boycott کریں۔ ہم نے بائیکاٹ کیا۔ ابھی جو یہ قرارداد ہے میں سمجھتا ہوں اسے منظور کیا جائے۔ کہ روال دسمبر میں CDWP کا اجلاس خاص بلوچستان کے اُس پر بلایا جائے۔ تاکہ ہمارے اسکیمات منظور کی جائے۔ مہربانی جناب اسپیکر۔

جناب جعفر جارج: پواسٹ آف آرڈر کا جواب نہیں دیا ہماری اسکیمات نکال دی گئی ہیں۔

جناب اسپیکر: نہیں آپ کا پواسٹ آف آرڈر کیا تھا؟ ٹھیک ہے۔ آپ نے تو اُس پر تقریر کی تھی۔

جناب جعفر جارج: جناب ہماری جو اسکیمات ہیں، بلوچستان کی اسکیموں کو انکونکال دیا گیا ہے

جناب اسپیکر: کہاں فیڈرل گورنمنٹ نے؟

جناب جعفر جارج: جی فیڈرل گورنمنٹ نے۔

جناب اسپیکر: تو وہی تو منظر صاحب نے کہا نا۔۔۔ (مدخلت) منظر صاحب آپ بیٹھیں، وہی توبات کی، شاید آپ کا جواب آگیا اسی قرارداد میں۔ وہ منظر سے related نہیں ہے فیڈرل گورنمنٹ کی ہے۔ تو فناں منظر کہاں سے آپ کو جواب دیں گے نا۔

جناب جعفر جارج: ہم نے بہت زیادہ محنت سے منظور کروائی ہے۔ ہم نے اسلام آباد میں بڑے دھکے کھائے ہیں
۔۔۔ (مدخلت)

جناب اسپیکر: منظر فناں! آپ بیٹھیں آپ سے relevant ہے نا۔

وزیر خزانہ: مگر CDWP کا جو میٹنگ ہوا ہے وہ اُسمیں منظوری ہو گئی ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے وہ آگئی ہے اُس میں بات cover ہو گئی ہے۔ ٹھیک ہے آپ بیٹھیں۔ سوال یہ ہے کہ قرارداد نمبر۔۔۔ (مدخلت)۔ بھئی! آپ کا پواسٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ میں آپ سے گزارش کر رہا ہوں اب آپ کو کیسے میں سمجھاؤں؟ سوال یہ ہے کہ قرارداد نمبر 66 کو منظور کیا جائے؟ قرارداد نمبر 66 منظور ہوئی۔ قرارداد نمبر 65 جو ہم نے pending کی تھی اُس پر اگر قائد ایوان اپنی رائے دیں تو اُس پر ہم voting کرائیں۔ جی منظر صاحب! قائد ایوان کی رائے اگر اُس پر آجائے؟ جی آپ بتائیں۔

وزیر اقیتی امور: جناب اسپیکر! یہ قرارداد نمبر 65 ہم نے ایوان میں پیش کی ہے اسکے حوالے سے ایک بات اور میں بتانا چاہتا ہوں کہ یہ قرارداد یا یہ مسودہ جو ہے یہ صوبائی کابینہ اسکی منظوری پہلے سے دے چکی ہے۔

جناب اسپیکر: اچھا۔

وزیر اقیتی امور: جی ہاں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے قائد ایوان اگر اس پر رائے دیں تو میں قرارداد نمبر 65 پر voting کراؤ۔ جو انسانی حقوق کے حوالے سے ہے۔ ok جی۔ سوال یہ ہے کہ قرارداد نمبر 65 جو وزیر Human rights ہے بنت لال گلشن نے پیش کی ہے اسکو منظور کیا جائے؟ قرارداد نمبر 65 منظور ہوئی۔ جی مسٹر یونیوز مرک خان On the point of order.

انجینئر زمرک خان (وزیر مال): جناب اسپیکر صاحب! ایک مسئلہ ہے ہمارے صوبے کیلئے میں اس پر تھوڑا سا آپ سے ٹائم مانگتا ہوں یہ شناختی کارڈ اور لوکل سرٹیفیکیٹ کا مسئلہ ہے۔ ابھی مجھے یہ جو students ہوتے ہیں جو میرک پاس کرتے ہیں یا اُنکی عمر جواہارہ سال تک ہو جاتی ہے تو وہ جب شناختی کارڈ کیلئے apply کرتے ہیں تو ان سے لوکل سرٹیفیکیٹ کی demand کرتے ہیں کہ آپ لوکل سرٹیفیکیٹ لے آئیں۔ اگر وہ لوکل سرٹیفیکیٹ بناتے ہیں تو پھر انکو کہتے ہیں کہ جی آپ شناختی کارڈ لے آئیں۔ سمجھ تو یہ نہیں آتی کہ دونوں چیزوں کیلئے ایک نہ ایک چیز کی ضرورت وہ ماگ لیتے ہیں۔ ابھی اس طرح کر لیں کہ اگر آپ NADRA کے جتنے حکام ہیں یا ان سے بات کریں یا انکے D.G. سے بات کریں کہ اگر آپ شناختی کارڈ بناتے ہو تو پھر آپ کہتے ہو کہ جی لوکل سرٹیفیکیٹ پیش کیا جائے۔ اور جب لوکل سرٹیفیکیٹ کیلئے apply کرتے ہیں پھر وہ جو ہمارے کمشنز آفس ہے یا ڈی سی آفس ہیں وہ کہتے ہیں کہ جی آپ شناختی کارڈ پیش کریں۔

جناب اسپیکر: مسٹر صاحب! آپ میرے Chamber میں تشریف لے آئیں اجلاس کے بعد، ہم دونوں G.M. NADRA بلوچستان سے بات کر کے اس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

وزیر مال: ٹھیک ہے۔ Thank you.

جناب اسپیکر: جی طارق بگٹی صاحب۔

جناب طارق حسین مسروی بگٹی: میں آپ کی توجہ جیسے NADRA کی انہوں نے بات کی ہے اسکی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ کہ جب شناختی کارڈ بنانے کیلئے کہتے ہیں کہ پندرہ دن میں شناختی کارڈ بن جائیگا۔ پچھلے سال کا جنوری 2009ء میں موبائل ٹیم ایک گئی تھی میرے علاقے میں شناختی کارڈ بنانے کیلئے، تا حال سال گزرنے کے باوجود نہ تو ان لوگوں کو شناختی کارڈ موصول ہوئے ہیں اور اس پر آپ ذرا NADRA D.G. سے بات کریں۔

جناب اسپیکر: آپ تشریف لے آئیں ابھی بات کرتے ہیں NADRA G.M. NADRA بلوچستان سے۔

جناب طارق حسین مسوري گھٹی: - Thank you

جناب اپیکر: جی راحیلہ درانی On the point of order

راحیلہ حمید خان درانی (وزیر مکملہ پر اسکیوشن): جناب اپیکر صاحب! یہ پچھلے کچھ عرصے پہلے جیسے کہ آپکے نوٹس میں بھی ہے کہ تمام یونیورسٹیز کی آرڈیننس کیلئے کمیٹی بنی تھی اور اس پر review ہوا تھا۔ تو اس کمیٹی نے اپنے سفارشات بھی دے دی ہیں اور کیبنٹ میں بھی اسکی منظوری ہو گئی۔ تو ابھی اسی میں بہت تاخیر ہو رہی ہے اور تمام یونیورسٹیز بالکل hanging position میں ہیں چھ یونیورسٹیز ہماری حکومتی لسیلہ کا تو ہو گیا تھا لیکن پانچ دوسری تو اس کیلئے باقاعدہ احتجاج شروع ہو چکا ہے۔ اور وہ لوگ آرہے ہیں۔ تو اسیں میری request ہے کہ جتنی جلدی اگر ہو سکے۔

جناب اپیکر: راحیلہ درانی صاحب! یہ اسمبلی سے related نہیں ہے گورنمنٹ نے Bill لانا ہے۔ جس وقت گورنمنٹ بل لے آئیگی ہم اسکو introduce کرنے کیلئے پیش کر دیں گے۔ This relates to the government

and this is nothing to do with the Assembly Secretariat.

وزیر مکملہ پر اسکیوشن: میرا مقصد ہے کہ چونکہ اس پر اپیشل ایک کمیٹی بنی تھی اور اسی میں تمام ممبران تھے۔۔۔

جناب اپیکر: وہ ہو گئی تھی لیکن کوئی بھی بل جو ہے آپ کو پتا ہونا چاہیے کہ اسمبلی میں گورنمنٹ لاتی ہے۔

وزیر مکملہ پر اسکیوشن: نہیں اسیں ایک یونیورسٹی کی ہو گیا اور باقیوں کی نہیں ہوئے جس پر کافی احتجاج ہوئی صرف یہ نوٹس میں لا تا ہوں۔

جناب اپیکر: دیکھیں وہ گورنمنٹ نے پیش کی تھی۔ ہم کل پیش کر لیں، کل introduce کیلئے اجمنڈا میں لے آئیں گے۔

وزیر مکملہ پر اسکیوشن: اچھا ٹھیک ہے آپکے تو سط سے میں نوٹس میں لانا چاہتی ہوں۔

جناب اپیکر: مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ یہ گورنمنٹ کا کام ہے دینا اسمبلی کو۔ اب اسمبلی کا اجلاس بروز بده مورخ 15 دسمبر 2010ء بوقت گیارہ بجے صبح تک کیلئے ماتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس صبح 12 بجے 12 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

